﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾
[سورہ بقرہ:184]
سلسلة الكتاب و الحكمة
17
www.KitaboSunnat.com
ماہِ رمضان
ضائع نہ ہونے پائے
تالیف
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد
ناشر
شعبہ تحقیق وتالیف
الحکمۃ انٹرنیشنل
AL-HIKMAH TRUST
D.1-5 ٹاؤن شپ، نزد پائپ سٹاپ، مادرِ ملت روڈ، لاہور، پاکستان

ماہِ رمضان میں صدقات وخیرات

”رسول اللہ ﷺ (ماہِ رمضان میں) صدقہ وخیرات کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔“

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اپنے اموال میں سے حسبِ استطاعت راہِ خدا میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ سے جنت کا سودا کیجیے۔

اپنی زکوٰۃ، صدقات اور خیرات **الحکمۃ ویلفیئر ٹرسٹ** کو دیجیے

- جہاں کالجز اور یونیورسٹیز کے مستحق طلباء کے لیے فری رہائش اور کھانے کا انتظام کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ انہیں روزانہ 3 گھنٹے دینی تعلیم دی جاتی ہے، تا کہ وہ کل کو جس بھی میدان میں اُتریں وہاں دین کی خدمات بھی سرانجام دے سکیں۔
- علاوہ ازیں اس ادارے کے تحت اسلامک ویب سائٹ لانچ کر دی گئی ہے، جس پر روزانہ کی بنیاد پر قرآن وحدیث ترجمہ و توضیح کا سلسلہ، دورِ حاضر کے جدید مسائل کا حل، مختلف عنوانات پر علمی و تحقیقی مضامین اور آن لائن فتاویٰ کا کام جاری وساری ہے۔
- اہلِ علم کی سرپرستی میں ہر خطبہ جمعہ کا ایک موضوع منتخب کیا جاتا ہے اور پھر خطباء کو اس موضوع پر علمی و تحقیقی مواد فراہم کیا جاتا ہے، تا کہ ہر مسجد میں صحت واستناد کا حامل خطبہ دیا جا سکے
- نیز اس ادارے کے تحت تحقیق وتالیف کا شعبہ کام کر رہا ہے، جس میں اب تک مختلف موضوعات پر سترہ (17) بروشرز (جو کہ ہزاروں کی تعداد میں) اور پانچ طرح کے فلیکسز (جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں) پرنٹ کروا کر مفت تقسیم کیے جا چکے ہیں۔
- مزید اس ادارے کے ہی زیرِ انتظام تقریباً سترہ (17) مستحق گھرانوں کو ماہانہ مفت راشن فراہم کیا جاتا ہے، نادار و مفلس مریضوں کا مفت علاج کروایا جاتا ہے اور تنگدست لوگوں کو قرضِ حسنہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر بھی تعاون کیا جاتا ہے اور ان کے علاوہ اور بھی متعدد طرح کے لوگوں سے مدد کی جاتی ہے۔

لہٰذا ان دینی خدمات کے پیشِ نظر آپ کی نظرِ انتخاب کا اوّلین حقدار یہی ادارہ بنتا ہے۔ کارِ خیر کے اس نیک سلسلے میں اپنا حصہ ڈال کر دنیا وآخرت میں سُرخروئی حاصل کیجیے۔

عمارت کی ضرورت

وسائل کی قلت اور جگہ کی کمی کی بنا پر یہ کام ابھی محدود سا ہے۔ تاہم آئندہ کے لیے اسے وسیع پیمانے پر پھیلانے کا بھرپور عزم رکھتے ہیں۔ جس میں کم از کم دو کنال کی تین منزل عمارت مطلوب ہے۔ جو چار وسیع کلاس رومز اور دو سو طلباء کی رہائش کے ساتھ ساتھ، کمپیوٹر لیب، کھانے کا ہال، مسجد، لائبریری، تین فیملی رہائشیں، پارکنگ، آڈیٹوریم، مہمان خانہ پر مشتمل ہو۔ بعد ازاں اسی طرز کے مراکز لاہور سمیت پاکستان کے دیگر شہروں میں حسبِ استطاعت قائم کیے جائیں۔

شعبہ جات ❁ ایجوکیشنل سسٹم ❁ تحقیق وتالیف ❁ دعوت وتبلیغ ❁ میڈیا اینڈ ورکشاپس ❁ خدمتِ خلق

A/C No. 0592929131002741 Branch Code : 0727
A/C Title: Hafiz Shafique ur Rehman
MCB Bank, Illaqa Nawab Sahib Branch Raiwind Road, Lahore

D.1-5 ٹاؤن شپ، نزد پاپ سٹاپ، مادرِ ملت روڈ، لاہور، پاکستان 0301 / 0335-5989211 0301-4843312
www.alhikmahinternational.com
alhikmah.intl@gmail.com Al-hikmah International

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾
[سورہ بقرہ:184]
سلسلة الكتاب والحكمة
17
ماہِ رمضان
ضائع نہ ہونے پائے
www.KitaboSunnat.com
تالیف
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد
ناشر
شعبہ تحقیق وتالیف
الحکمۃ انٹرنیشنل
الحکمۃ ٹرسٹ
AL-HIKMAH TRUST
D.1-5 ٹاؤن شپ، نزد پائپ شاپ، مادرِ ملت روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر

انتساب

محترم ومکرم والدین کے نام

جن کی محنت کے ذریعے، دعاؤں کے ساتھ اور شفقت کے سائے میں میں نے دینی تعلیم کے سفر کا آغاز کیا اور آج اس مقام پر پہنچ سکا ہوں کہ ربِ کریم نے مجھے اپنے دِین کی خدمت کی سعادت سے سرفراز فرمایا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک

روزہ کیا ہے؟

اذانِ فجر سے لے کر غروبِ شمس تک مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص ایام میں روزہ توڑنے والی چیزوں سے بچنا۔

(فتح الباری:592/4)

روزے کی حقیقت

روزہ صرف کھانے، پینے سے رُکنے کا نام نہیں ہے بلکہ حصولِ تقوی کے لیے ہر وہ کام کرنا یا چھوڑنا جس کے کرنے یا چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

روزہ کی حالت میں درج ذیل چیزوں کا خصوصاً خیال رکھیں

- آنکھ کو ایسی چیزوں سے بچائے جو دل کو اللہ کی طرف سے پھیرنے کا موجب ہوتی ہیں۔
- زبان کو بے ہودہ گوئی (جھوٹ، غیبت، چغل خوری، جھوٹی قسم کھانا) اور بے مقصد باتوں سے بچائیں۔
- کان کو بُری بات سننے (جھوٹ، غیبت، چغلی، لغوبات) سے بچائیں، جو بات کہنی مناسب نہیں وہ سننی بھی مناسب نہیں۔
- ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء کو ناشائستہ اور حرام حرکات سے بچائیں۔

جو ایسے بُرے کام کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بیمار میوے سے تو پرہیز کرے لیکن زہر استعمال کرے۔

- حرام اور مشتبہ (جن پر شک ہو) چیزیں نہ کھائے اور حلال مال بھی بہت زیادہ مقدار میں نہ کھائیں۔
- افطار کے بعد اس کیفیت میں مبتلا رہنا چاہیے کہ روزہ قبول ہوا یا نہیں۔

انسان کو یہ گمان نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے عمل سے اس نے عبادت کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ سوچ اچھائی کو ضائع کر دیتی ہے۔

روزے کی حقیقت حدیث کی روشنی میں

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

۱ ۔ ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَه))

''جس نے جھوٹ اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا بند کر دے۔''

(صحیح البخاری: 1903)

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

۲ ۔ ((إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فَقَطْ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ))

''صرف کھانے پینے سے رک جانا ہی روزہ نہیں، بلکہ لغو اور فحاشی کی باتوں سے رکنا روزہ ہے، اگر کوئی شخص آپ کو گالی دے یا جہالت کا مظاہرہ کرے تو آپ کہہ دیں! میں روزہ دار ہوں۔''

(صحیح ابن حبان: 3470)

لوگوں کے نزدیک رمضان کا مفہوم

بعض لوگوں کے نزدیک رمضان محض دن میں بھوکا پیاسا رہنے اور رات میں کھیل کود کرنے کا موسم ہے یہ حدیث ان پر صادق آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۳ ۔ ((رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ))

''کتنے روزے دار ہیں جنھیں روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی

قیام کرنے والے (یعنی تراویح پڑھنے والے) ہیں جنہیں سوائے بیداری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''
(صحیح سنن ابن ماجه 1690)

روزوں کا حکم

فرض روزہ رکھنے والے کی چھ شرائط ہیں:
1۔ مسلمان ہو کافر نہ ہو 2 بالغ ہو نابالغ بچہ نہ ہو 3۔ عاقل ہو مجنون اور پاگل نہ ہو
4۔ روزے کی طاقت رکھتا ہو عاجز یا بیمار نہ ہو 5۔ مقیم ہو مسافر نہ ہو 6۔ حیض اور نفاس سے پاک ہو (مرضِ استحاضہ میں عورت روزے رکھے گی)۔

تنبیہ

جو شخص کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دے اس کے لیے قضا دینا ضروری ہے۔ مثلاً
بیمار صحت مند، عورت پاک ہونے اور مسافر مقیم ہونے کی صورت میں فوت شدہ روزوں کی قضاء دیں گے۔

روزوں کی اقسام

فرضی روزے

1......رمضان کے روزے
رمضان کے روزے جو اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿يَـآيُّهَـا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [سورہ بقرہ:184]
''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [سورہ بقرہ:185]

''پس جو شخص اس مہینے کو پائے، اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔''

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

(صحیح البخاری:8)

2......قضا کے روزے

فرضی روزوں کی قضا ضروری ہے۔[سورہ بقرہ:184]

3......نذر کے روزے

وہ روزے جن کو بندہ کسی سبب سے اپنے اوپر واجب کرتا ہے۔

4......کفارات کے روزے

مال نہ ہونے کی صورت میں کفارات کے روزے واجب ہیں۔مثلاً:۔ظہار کا کفارہ روزہ ۲۔قسم توڑنے کا کفارہ ۳۔حالت احرام میں شکار کرنے کا کفارہ ۵۔حالت احرام میں ممنوعات چیزوں کے ارتکاب کا کفارہ ۶۔قتل کا کفارہ روزہ۔

2۔مستحب اور نفلی روزے

1......رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے سال بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔

(صحیح مسلم:1164)

2......ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کے روزے مستحب ہیں، نیز عرفہ کے دن کا روزہ (غیر حاجی کے لیے) گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (صحیح مسلم:1210)

3...... ماہِ محرم میں روزے، خصوصاً یوم عاشورہ (اور یہود کی مخالفت میں اس سے ایک دن پہلے یا بعد) کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں سے کفارہ بن جاتا ہے۔

(صحیح مسلم: 1162)

4...... ماہِ شعبان، 5...... پیر اور جمعرات کے روزے مستحب ہیں، کیونکہ ان میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (ماہِ شعبان۔ سنن نسائی: 2357)۔ (صحیح مسلم: 2565)

6...... ہر عربی مہینے کے تین روزے (15۔14۔13 تاریخ کے) عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔ (سنن ترمذی: 762)

7...... مطلقاً ایک دن کا نفلی روزہ

8۔ ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھنا بھی بہت ہی فضیلت والا عمل ہے اور سنتِ داؤدی ہے۔

9...... غیر شادی شدہ نوجوان کا روزہ

ایسے نوجوان جو شادی کی استطاعت نہیں رکھتے اُن کے لیے روزہ رکھنا مستحب ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

''اگر کوئی شخص صاحبِ طاقت ہو تو اسے نکاح کرنا چاہیے کیوں کہ یہ نظر کو جھکانے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے او جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیوں کہ وہ اس کی شہوت کو کنٹرول کر دیتے ہیں۔''

(صحیح بخاری: 1905)

حرام اور مکروہ روزے

❀...... عیدین کے روزے۔ (مسلم)

❀...... ایام تشریق یعنی عید قربان کے تین دن کے روزے۔ (مسلم)

❀...... حائضہ اور نفساء (بچے کی ولادت) کے روزے۔ (بخاری)

❀......خصوصاً جان لیوا مرض، سفر اور انتہائی مشقت میں روزے۔[النساء:۲۹]

❀......خاوند کے رکنے کے باوجود عورت کے نفلی روزے۔(بخاری)

❀......بلا ناغہ مسلسل روزے۔(بخاری)

❀......یوم عرفہ میں حاجی کا روزہ۔(متفق علیہ)

❀......صرف جمعہ کا روزہ۔(متفق علیہ)

❀......استقبال رمضان کے لیے ایک دن یا دو دن کا روزہ (جو پہلے سے پیر، جمعرات کا روزہ رکھ رہا ہے وہ ایک دن پہلے پیر یا جمعرات کا روزہ رکھ سکتا ہے)۔(متفق علیہ)

روزہ چھوڑنے والوں کا بُرا انجام

باچھیں چیری جائیں گی

رسول اللہ ﷺ نے اپنا خواب ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے جہنمیوں کی آہ و بکاء کا شور سنا، اور کچھ لوگوں کو اُلٹا لٹکے ہوئے دیکھا جن کی باچھیں چیر دی گئی تھیں اور اُن سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزوں کے ایام میں کھایا پیا کرتے تھے۔''(الترغیب والترھیب :1005)

علامہ البانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

یہ اس شخص کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی عمداً یعنی جان بوجھ کر روزہ افطار کر دے، تو اب بتائیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگی؟ ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں (موارد الظمآن: 1509، الکبائر ص:64)

رمضان کی ناقدری تباہی کا باعث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ))

''وہ آدمی ہلاک ہو جس کے پاس رمضان کا مہینہ آیا لیکن اس کی بخشش ہونے سے قبل ہی وہ ختم ہو گیا۔''

(سنن ترمذی: 3545)

اے شر کے طلب گار! اب تو رُک جا!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ ، وَنَادَى مُنَادٍ :يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ))

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے، تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دِیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دِیے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ، ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، پکارنے والا پکارتا ہے: خیر کے طلب گار! آگے بڑھ، اور شر کے طلب گار! رُک جا اور اللہ تعالیٰ (بہت سے) لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ایسا (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ 1642)

روزے کی فضیلت وفوائد

روزے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے شرعی و دنیوی فضائل وفوائد رکھے ہیں، ذیل میں چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں، شاید کچھ لوگوں کے لیے ہمت افزائی کا سبب بنے۔

(1) رمضان تقویٰ کا مہینہ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [سورہ البقرۃ: 183]

''اے ایمان والے لوگو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، شاید کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

(2) رمضان قرآن اور ہدایت کا مہینہ ہے

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ [سورہ البقرۃ: 185]

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دِکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔''

(3) روزہ جہنم سے ڈھال اور قلعہ ہوگا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَحِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ النَّارِ))

''روزہ جہنم سے ڈھال اور مضبوط قلعہ ہے۔''

(مسند احمد 2/402:)

(4) روزے دار کے لیے دو خوشیاں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ))

''روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک تو جب روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔''

(صحيح بخاری: 1904، صحيح مسلم: 1151)

(5) روزہ چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کردے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ایک دن کا روزہ رکھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کردے گا۔''

(صحيح بخاری: 284، صحيح مسلم: 1153)

(6) جنت میں ایک خاص دروازہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ))

''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اس سے روزے دار داخل ہوں گے اُن کے سوا اس سے کوئی داخل نہ ہوگا، کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں گے، جب روزے دار داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا پس کوئی اس سے داخل نہ ہوگا۔''

(صحیح بخاری: 1896، صحیح مسلم: 1152)

فائدہ

جو اس دروازے سے داخل ہوگا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

(سنن الترمذی: 765)

(7) روزہ کی مثل کوئی عمل نہیں ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجیے جسے میں انجام دے لوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ))

''تم روزہ رکھو، اس لیے کہ روزے کا مقابلہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔''

(سنن النسائی: ٢٢٢٠)

فائدہ

راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ فرمانِ نبوی سن لینے کے بعد حضرت ابوامامہ کے گھر میں دن میں دھواں دکھائی نہیں دیتا تھا الا یہ کہ آپ کے یہاں کوئی مہمان آ جائے، چنانچہ جب لوگ دن میں آپ کے گھر سے دھواں اٹھتا دیکھتے تو جان لیتے کہ آپ کے یہاں آج کوئی مہمان ضرور آیا ہے۔

(سنن النسائی:2022)

(8) روزہ شفاعت کرے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَام :أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ :مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فيشفعان))

”روزہ اورقرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا: اے رب! میں نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُن دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا۔“

(الْبَيْهَقِيّ فِي شعب الْإِيمَان:1963)

(9) روزے دار کی دُعا رد نہیں ہوتی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الصَّائِمِ ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ))

”تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول کی جاتی ہے، روزے دار کی دُعا، مظلوم کی بددعا اور مسافر کی دُعا۔“

(صحیح الجامع الصغیر:3030)

دوسری جگہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ))

”تین قسم کی دعائیں رَد نہیں کی جاتیں: والد کی اپنی اولاد کے لیے دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔“

(صحیح الجامع للألبانی: ۳۰۳۲)

(10) روزہ جنسی شہوت کا بہترین علاج ہے

جو لوگ شادی کی استطاعت نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے لئے روزہ بہترین علاج ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

''اگر کوئی شخص صاحب طاقت ہو تو اسے نکاح کرنا چاہئے کیوں کہ یہ نظر کو جھکانے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیوں کہ وہ اس کی شہوت کو کنٹرول کر دیتے ہیں۔''

(صحیح بخاری:1905)

(11) روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

ارشاد نبوی ﷺ ہے

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جس شخص نے رمضان کا روزہ ایمان و احتساب کے ساتھ رکھا اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔''

(صحیح بخاری:38 صحیح مسلم:760)

(12) روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پسندیدہ

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ))

'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے''۔

(صحیح بخاری 1805 : صحیح مسلم : 1151)

(13) روزہ کا اجر خود اللہ تعالیٰ دے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّوْمَ ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ))

''روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا۔''

(صحیح بخاری :1904، صحیح مسلم: 1151)

(14) روزہ اسلام کا رُکن ہے

مذکورہ حدیث (صحیح البخاری:8)

(15) رمضان گناہوں کے خاتمہ کا مہینہ ہے

((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ))

''پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اُن گناہوں کا جو درمیانی اوقات میں سرزد ہوئے ہوں کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔''

(صحیح مسلم:16)

(16) ثواب میں برکت

رمضان المبارک میں کیے ہوئے نیک اعمال کے ثواب میں بھی بہ نسبت دوسرے مہینوں کے اضافہ اور برکت ہوتی رہتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً))

''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔'' (صحیح مسلم:1256)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایمان واحتساب کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روزہ اور سلف وصالحین

❀سلف وصالحین کا روزوں کا اہتمام

معلیٰ بن الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سلف وصالحین رمضان سے چھ ماہ پہلے دُعا کیا کرتے تھے: یا اللہ! ہمیں رمضان مبارک کا مہینہ نصیب فرما، اور رمضان گذرنے کے بعد عبادات کی قبولیت کی دُعا کیا کرتے تھے۔(لطائف المعارف ص: 280)

یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دُعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں سلامتی کے ساتھ رمضان تک اور رمضان کو ہم تک پہنچا۔(لطائف المعارف ص: 280)

سلف وصالحین کی خوشی اور اجتہاد

شیخ ابنِ باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان کا خوشی اور ایک دوسرے کو عملِ صالح کی نصیحت کرتے ہوے استقبال کیا کرتے تھے کیونکہ یہ عظیم مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خیرات کے مواسم رمضان اور عشرہ ذی الحجہ وغیرہ میں حالت یہ ہوتی کہ وہ ان اوقات کو اللہ کی عبادت میں گذارنے کو غنیمت جانتے تھے۔(رمضان فی حیاۃ الصحابہ از خالد ابو صالح، مدار الوطن للنشر :25)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی آخر زندگی تک مسلسل (اکثر) روزے رکھتے تھے۔اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا بھی مسلسل (اکثر) روزے رکھتی تھی۔

(صفوۃ الصفوۃ لابن الجوزی: 1/286۔سیر اعلام النبلاء: 1/29)

❀ امام بیہقی، شعبہ بن حجاج، سعد بن ابراہیم، سعید بن میسّب، وکیع بن جراح وغیرہ بھی مسلسل (اکثر) روزے رکھتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

❀ حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: دِن میں آپ کا معمول سخاوت کرنا اور روزہ رکھنا تھا جب کہ رات کا شیڈول سجود اور قیام کرنا تھا۔ (حلیۃ الأولیاء: 1/55)

❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس قدر روزے رکھتے تھے کہ روزے کی حالت میں ہی شہید کردیے گئے (حلیۃ الأولیاء: 1/56)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

❀ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ چھوڑتے اور حضر میں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء: 3/215)

❀ حضرت داوٗد علیہ السلام عطاء بن یسار، محمد بن سیرین، ابراہیم النخعی، ابن عونؒ، ابن ابی ذئب، عماد المقدسی رحمۃ اللہ علیہم

"یہ سبھی حضرات ایک دِن روزہ رکھتے اور ایک دِن چھوڑتے تھے۔"

(حلیۃ الأولیاء: 4/221)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سفر اور شدید گرمی کی حالت میں بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔" (بخاری و مسلم)

عبدالرحمان بن ابی نعیم الکوفی رحمہ اللہ

"مہینے میں صرف دو روزے چھوڑتے تھے۔" (سیر اعلام النبلاء: 5/62)

ابن جریج رحمہ اللہ

"مہینے میں صرف تین روزے چھوڑتے تھے۔" (حلیۃ الأولیاء: 3/333)

داؤد بن ابی ھند رحمہ اللہ اور اخلاص

داؤد بن ابی ھند رحمہ اللہ نے چالیس سال روزے رکھے لیکن (خلوص کا یہ عالم تھا کہ) اس بات کو اس کی بیوی بھی نہیں جانتی تھی۔ آپ کپڑا فروش تھے گھر سے غذا لیتے اور راستے میں صدقہ کر دیتے۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''اہل بازار سمجھتے کہ آپ گھر میں کھانا کھاتے ہیں اور بیوی سمجھتی کہ آپ بازار میں کھانا کھاتے ہیں۔'' (المدھش:435)

ثابت البنانی رحمہ اللہ

''آپ مسلسل (اکثر) روزے رکھتے تھے۔ نماز اور روزہ یہ دو خصلتیں آپ کے گوشت اور خون کا حصہ تھیں۔'' (حلیۃ الأولیاء:2/318)

فائدہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل (اکثر) روزے رکھتا ہوں کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے تو روزہ رکھ لے اگر تو چاہتا ہے تو روزہ افطار کر لے۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جس آدمی کو نقصان کا ڈر اور حقوق فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ مسلسل (اکثر) روزے رکھ سکتا ہے (سوائے عیدین اور ایام تشریق کے) اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر سفر کی حالت میں مسلسل (اکثر) روزے رکھے جا سکتے ہیں تو حضر کی حالت میں بالاَولیٰ رکھے جا سکتے ہیں۔ (صحیح مسلم بشرح النووی: 3/179)

قبولیتِ اعمال کا خوف

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال کے کمال میں بڑی کوشش کیا کرتے اور پھر قبولیتِ اعمال کا خوف رکھا کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تم عمل کی قبولیت کا زیادہ اہتمام کیا کرو کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا! اللہ تعالیٰ صرف متقین کا

عمل قبول کرتا ہے۔[سورہ المائدہ:27]

غربا و مساکین سے مواسات

رمضان مبارک صدقات وخیرات، مواسات اور ایثار وقربانی کا مہینہ ہے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان عالی شان صفات کے موصوف تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مساکین کے بغیر روزہ افطار ہی نہیں کیا کرتے تھے۔(رمضان فی حیاۃ الصحابہ از خالد ابوصالح، مدار الوطن للنشر :25)

فائدہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان میں مذکورہ بالا اعمال کے علاوہ کثرت سے تلاوت کلامِ پاک، خلوت میں عبادت کا اہتمام، سحری وافطاری میں کم کھانا پینا، روزے کا احترام، خوبصورت لباس واخلاق، عشرہ آخیرہ میں انتہا درجہ محنت، لیلۃ القدر کی تلاش، توبہ واستغفار کرنا انکا معمول تھا۔لہٰذا ہمیں بھی ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔

رمضان کے اہداف ومقاصد

دنیا وآخرت میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو بامقصد زندگی گذارتے ہیں۔ بامقصد لوگوں کا قبلہ(منزل) اور اس تک پہنچنے کا راستہ بالکل واضح ہوتا ہے۔اسی لیے وہ کسی بھی حالت میں اپنی منزل اور راستے کو نہ ہی بھولتے ہیں اور نہ ہی چھوڑتے ہیں۔

افسوس کہ کتنے قابل رحم ہیں وہ لوگ جو رمضان مبارک کو اہداف ومقاصد متعین کیے بغیر گذار دیتے ہیں، اُمید ہے کہ آپ کا شمار ایسے لوگوں میں نہیں ہوگا۔

اہداف ومقاصد

(1) رمضان عبادات کا خاص مہینہ ہے

رمضان مبارک دراصل عملِ خیر کا موسم ہے اس لیے آپ بھی اپنے آپ کو عمل کے لیے تیار کریں۔امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کو بطور خاص عبادت کے لیے مختص کیا کرتے تھے حتیٰ کہ

دن رات عبادت کیا کرتے تھے۔(زادالمعاد)

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں جتنا مجاہدہ (عبادت) کرتے تھے، اتنا غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم:1175)

(2) رمضان کا عظیم ہدف تقویٰ کا حصول

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾۔[سورہ بقر:183]

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو''

قرآنی حکم کے مطابق روزے کا مقصد تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اگر ہم تقویٰ کا قرآنی مفہوم جان لیں تو ہم اپنے روزوں کو قرآنی معیار پر لا سکتے ہیں۔ اگر ہم روزے رکھیں مگر متقی نہ بنیں تو روزے کا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

روزہ اور ہمارا طرزِ عمل

بدقسمتی سے مسلمانوں نے قرآن اور سنت کے واضح پیغامات کو ترک کر کے ثقافت اور روایات کی پیروی شروع کر دی اور روزے کے قرآنی مقصد اور تقاضے کو ہی کھو بیٹھے ہیں۔ کیا ہم اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم قرآن اور سنت کی روح کے مطابق روزے کے مقاصد اور تقاضے پوری نیک نیتی کے ساتھ پورے کر رہے ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآن اور سنت کی روشنی میں اپنا محاسبہ بھی کرتا رہے تا کہ بھٹکنے نہ پائے، گمراہ نہ ہو اور قیامت کے دن رب کی بارگاہ میں سرخرو ہو سکے۔ رب کائنات نے رمضان کے مہینے کو بابرکت قرار دیا مگر افسوس کہ اپنے رب کے حکم کے برعکس اس مبارک

مہینے کو انسانوں کے لیے رحمت بنانے کی بجائے زحمت بنا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ ہم رب کی خوشنودی کے لیے اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کی بجائے ان میں ناجائز منافع خوری کی خاطر ناجائز اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے بجائے مخلوق الٰہی کو زچ کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز دے رہے ہیں۔

منشاء الٰہی

رب کی منشاء یہ ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمان تقویٰ اختیار کرتے ہوئے غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں کو سحر و افطار میں شریک کریں مگر ہم منشاء الٰہی کی بجائے ثقافت پر عمل کرتے ہوئے امیر طبقے کو ہی افطار میں شریک کرتے ہیں۔

(3) بُرے اخلاق و عادات سے مستقل نجات

رمضان ہمیں بُرے اعمال سے مستقل بچنے کا درس دیتا ہے، کیونکہ بُرے اخلاق و عادات سے انسان کی شخصیت مجروح ہوتی ہے۔

بُرے اخلاق و عادات سے مراد۔ مثلاً: شرک، کفر، نفاق، اللہ، رسول اور والدین کی نافرمانی، ظلم، جہالت، حسد، دھوکہ، بازی، تکبر، خود پسندی و خود غرضی، بدگمانی، جاسوسی، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، قتل و غارت، سستی و کاہلی، جھوٹ، خیانت، موسیقی، بُری مجالس کا حصہ ہونا، قہر و غضب کا شکار ہونے سے بچنا۔

(4) اچھے اخلاق و عادات کو اختیار کرنا

رمضان ہمیں مستقل اچھے اخلاق و عادات اپنانے کا درس دیتا ہے، کیونکہ اچھے اخلاق و عادات سے انسان کی شخصیت بااعتماد اور باوقار ہوتی ہے۔

اچھے اخلاق و عادات کو اختیار کرنے سے مراد۔ مثلاً:

توحید و عبادات، تقویٰ، شکر، صبر و تحمل، توکل، جذبہ ایثار، ہمدردی، عدل و اعتدال، شرم و حیا، سچائی و سخاوت، عاجزی و انکساری، زہد و ورع، شفقت و رحمت، عفت و عصمت، صدقات

وخیرات، صیام وقیام، سحر وافطار، ذکر وتلاوت، حقوق وفرائض، سنن وفرائض کو اختیار کرنا۔

(5) تنظیم وقت

ماہِ رمضان مسلمان کو صیام اور قیام کے ذریعے منظّم بناتا ہے اور غیر رمضان میں وقت کی تنظیم سازی کا سبق دیتا ہے مثلاً: تمام مسلمان ایک ہی وقت میں سحری وافطاری، نماز فجر اور نمازِ عشاء وتراویح پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ سبھی ایک ہی وقت پر کام کر رہے ہوتے ہیں یعنی کہ دِن اور رات کے اعمال ایک نظم ونسق کیساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش کہ مسلمان اسی نظم ونسق کی پابندی غیر رمضان میں بھی کرلیں تو ان کے تمام معاملات درست ہوجائیں۔

(6) مسنون ذکر واذکار، دعا اور توبہ واستغفار

رمضان مبارک کثرت سے ذکر واذکار، دعا اور توبہ واستغفار کرنے کا مہینہ ہے۔ رمضان مبارک ہمیں انہی چیزوں کو اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ذکر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ [سورہ بقرہ:152]

''لہٰذا تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکرادا کرو، کفرانِ نعمت نہ کرو۔''

دعا کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ [سورہ مومن:60]

''تمہارا رب کہتا ہے، مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

دعا کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان ہے:

1...... ((لَيسَ شَيءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ))

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ پیاری ومعزز کوئی چیز نہیں۔''

(سنن ترمذی: ۳۳۷۰۔ابن ماجہ: ۳۸۲۹)

2...... ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ))

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں اس پر باری تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔''

[سنن ترمذی: ۳۳۷۳۔ ابن ماجہ: ۳۸۲۷]

3...... ((أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ))

''لوگوں میں سے سب سے عاجز بندہ وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز آجائے۔''

(مسند أبی یعلی الموصلی: ٦٦٤٩)

4...... ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ))

''تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے۔''

(سنن ترمذی: ۱۲۳۹)

5...... ((أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ هُوَ الدُّعَاءُ))

''افضل ترین عبادت دعا (ہی تو) ہے۔''

(مستدرك حاكم: ۱۸۰۵)

توبہ واستغفار کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [سورہ تحریم:8]

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ [سورہ نوح:10]

''میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو! بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔''

فائدہ وتنبیہ

کتنے ہی وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو رمضان مبارک میں اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے ہوئے لہو ولعب، دنیا کی حرام لذتوں اور نفس کے بتوں کو پاش پاش کر دیتے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور کتنے ہی وہ بدنصیب لوگ ہیں وہ جو رمضان مبارک میں بھی اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار نہیں کرتے بلکہ دنیا کی حرام لذتوں اور نفس کی خواہشات کو پورا کرتے رمضان مبارک

کے بابرکت اور انتہائی پُرسکون لمحات ضائع کردیتے ہیں۔

(7) تلاوت قرآن

رمضان المبارک کا قرآنی تقاضا یہ ہے کہ اس مہینے میں قرآن فہمی اور کثرت سے تلاوت کلامِ پاک کی کوشش کی جائے اور زیادہ مرتبہ تکمیل قرآن کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ [سورہ بقرہ:121]

''جن لوگوں کو ہم کتاب دی ہے وہ اسے اُس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس (قرآن) پر سچے دل سے ایمان لے آتے ہیں۔اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں وہی اصل میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ﴾ [سورہ عنکبوت:45]

''(اے نبی ﷺ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو۔''

(8) عفو ودرگذر

رمضان ہمیں لوگوں سے عفو ودرگذر اور اُن سے خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ ، فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ ، إِنِّي صَائِمٌ))

''جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو وہ نہ فحش گوئی کرے، اور نہ ہی جاہلیت والے کام کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا پھر اس سے لڑے تو وہ اسے کہے کہ میرا روزہ ہے میرا روزہ ہے۔''

(صحیح مسلم:1151)

(9) جذبہ ایثار وانفاق

رمضان مبارک یتیموں، بیواؤں، حاجت مندوں اور پڑوسیوں کیساتھ جذبہ ایثار سے مدد اور انفاق فی سبیل اللہ کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ کا عمل تھا:

((كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ))

آپ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہو جایا کرتے تھے

(صحیح بخاری:1902)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِمْ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا))

جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ داروں کیلئے ہوگا اور روزہ داروں کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔"

(صحیح ابن ماجه:1746)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وصف

جذبہ ایثار وانفاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وصف تھا وہ ہمیشہ دوسروں کو اپنے اُوپر ترجیح دیتے تھے اسی لیے وہ خود نہیں بلکہ دوسروں کو کھلاتے، پلاتے اور پہناتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [سورہ حشر:9]

"اور وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔"

(10) اخلاص روزے کا سب سے بڑا راز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ

الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

جس نے رمضان کے روزے ایمان اور محاسبہ نفس کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان اور ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحيح بخاری: 2014)

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روزہ بندے اور رب کے درمیان راز ہے، جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (لطائف المعارف ص: 212)

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نفسانی خواہشات کو صرف حکمِ الٰہی کی وجہ سے ترک کرنا ہی تو صحتِ ایمان کی علامت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے خالص اعمال ہی پسند کرتا ہے۔ (لطائف المعارف ص: 212)

(11) روزہ نفس کو کنٹرول کرنے کی تربیت دیتا

خواہشات نفس کا کنٹرول اور تزکیہ ہی دراصل ایمان و عمل اور تقوی کی بنیاد ہے۔ انسان میں دو بڑی خواہشیں بے راہ روی اور کبیرہ گناہوں کا سبب بنتی ہیں۔

❀ کھانے پینے اور رہن سہن کی خواہش

جب یہ خواہش اعتدال اور قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو انسان حرام کماتا کھاتا پیتا، سود، رشوت، جوا، لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، راہزنی، امانت میں خیانت، بددیانتی جیسے تمام کام کر گذرتا ہے۔

❀ جنسی خواہش

جب یہ خواہش اعتدال اور قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو انسان گانے، میوزک سننے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے، نگاہوں کا غلط استعمال کرنے، فیس بک، سوشل میڈیا، انٹرنیٹ کا دِن رات کا غلط استعمال، بُری مجالس، ناجائز عشق و محبت اور زنا و بدکاری جیسے قبیح اعمال کا عادی بن جاتا ہے۔

فائدہ

روزہ ان دونوں خواہشات کو کنٹرول کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب انسان اللہ کا حکم مان کر جائز خواہشات کو ترک کر دیتا ہے تو ناجائز خواہشات کو تو بالاولیٰ ترک کر دیتا ہے۔ یعنی وہ اللہ

کا حکم مان کر حلال کھانا پینا اور جائز ازدواجی تعلقات کو ترک کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی﴾ [سورہ الاعلیٰ:14]

''فلاح پا گیا وہ شخص جس نے پاکیزگی اختیار کی۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰیھَا﴾[سورہ شمس:9-10]

''یقیناً فلاح پا گیا وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کیا (پاک کیا) اور نامراد ہوا وہ جس نے اُسے خاک میں ملا دیا۔''

﴿اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـھَه ھَوٰیهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً﴾ [سورہ جاثیہ:23]

''پھر کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم کے باوجود اُسے گمراہی میں پھینک دیا اور اُس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا؟''

رمضان میں اعمالِ خیر کا شیڈول

شروع رمضان سے ایک محاسبہ ڈائری لے لیں اور اُس میں تیس روزوں کا شیڈول لکھ لیں اور روزانہ کی بنیاد پر نیک اعمال کریں پھر ان کا جائزہ بھی لیں۔

رمضان المبارک میں مسلمان شخص کا دن

سحری

رمضان المبارک میں مسلمان اپنا دن فجر سے قبل سحری کھا کر شروع کرتا ہے، اور سحری میں افضل یہ ہے کہ سحری کو رات کے آخری حصہ تک مؤخر کیا جائے۔

نماز فجر

پھر سحری کے بعد مسلمان نماز فجر کی اذان سے قبل نماز کی تیاری گھر میں ہی کرے اور وضوء کر کے نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف جائے۔

تحیۃ المسجد

جب مسجد میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بیٹھے۔

ذکر، دعا اور تلاوتِ قرآن

تحیۃ المسجد کی رکعات پڑھنے کے بعد اللہ تعالی سے دعا کرے یا پھر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہے یا ذکر واذکار کرے، اور جب مؤذن اذان کہے تو اذان کا جواب دے کر اذان کے بعد نبی ﷺ سے ثابت شدہ دعا پڑھے۔

چند مسنون و بہترین اذکار و دعائیں

* ...... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

(الأحاديث المختارة: ١٦١٣)

* ...... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ
* ...... رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا
* ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ
* ...... يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ
* ...... اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي
* ...... اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى
* ...... اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيرُ مَنْ زَكَّاهَا وَأَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَولَاهَا
* ...... اَللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ

الْآخِرَةِ

* ...... رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

فجر کی سنتیں

پھر فجر کی سنتیں ادا کرے اور اقامت تک ذکر واذکار اور دعا میں مشغول رہے، کیونکہ وہ جب تک نماز کا انتظار کرے گا نماز ہی کی حالت میں ہے۔

باجماعت نماز فجر

نماز فجر باجماعت ادا کرے۔

صبح کے مسنون اذکار

نماز فجر کے بعد صبح کے مسنون اذکار اور دعائیں پڑھے، پھر اگر پسند کرے تو طلوع شمس تک وہیں بیٹھا ذکر اذکار میں مصروف رہے، اور قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ بھی نماز فجر کے بعد تلاوت کیا کرتے تھے۔

نماز اشراق

جب سورج طلوع ہو اور اچھی طرح اوپر آ جائے تو طلوع کے تقریباً پندرہ منٹ بعد اگر پسند کرے تو اشراق کی کم از کم دو رکعات ادا کرے تو بہتر ہے، اور اگر چاہے تو وہ اسے افضل وقت تک مؤخر بھی کر سکتا ہے، اس کا افضل وقت سورج بلند ہونے اور سخت دھوپ کا وقت ہے۔

کام کاج

پھر اگر وہ چاہے کام کاج پر جانے کی تیاری کے لیے سو جائے، اور سونے میں اس کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ اس سے عبادت اور حصول رزق میں قوت حاصل کرے گا، ان شاء اللہ اسے اجر وثواب حاصل ہوگا، اسے چاہیے کہ وہ سونے میں قولی اور عملی طور پر شرعی آداب کا خیال رکھے۔ پھر کام کے وقت پر اپنے کام اور ڈیوٹی پر جائے اور کام کاج کے وقت بھی اپنی زبان ذکر سے تر رکھے یا تلاوت کلام کثرت سے کر

نمازظہر

جب ظہر کی نماز کا وقت ہوتو اذان سے قبل یا اذان کے فوری بعد مسجد جائے تا کہ پہلے ہی نماز کی تیاری کر سکے۔

اورظہر کی چار رکعات سنتیں دو دو کر کے ادا کرے، پھر اقامت تک قرآن مجید اور ذکر واذکار میں مشغول رہے،نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد بعد والی دو سنتیں ادا کریں۔

پندرہ منٹ تلاوت قرآن

روزانہ ہرنماز کے بعد دس یا پندرہ منٹ تلاوت قرآن مجید کی عادت بنا لے کیونکہ رمضان دراصل قرآن کا مہینہ ہے۔

پھر نماز کے بعد اپنے کام پر واپس لوٹے اور کام کاج میں مشغول رہے اور اپنی ڈیوٹی مکمل کرے۔

قیلولہ آرام کا وقت

اگر اس کے پاس عصر کی نماز سے قبل آرام کرنے کا وقت مل سکے تو تھوڑا بہت آرام کر لے،لیکن اگر وقت کافی نہ ہو اور اسے خدشہ ہو کہ اگر سو گیا تو نماز عصر ضائع ہو جائے گی تو ایسی صورت میں قیلولہ کرنے سے اجتناب کرے۔

افطاری اشیاء کی خرید

اگر نماز عصر تک وقت ہے تو کسی مناسب چیز میں مشغول رہے، مثلاً: ضرورت کی اشیاء خریدنے بازار چلا جائے۔

نماز عصر

کام سے فارغ ہو کر فوری طور پر مسجد کا رخ کرے اور عصر کی نماز تک مسجد میں ہی رہے۔

عصر کی نماز کے بعد اپنی حالت کو دیکھے اگر تو اس میں ہمت ہے کہ مسجد میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کریم کرے تو یہ بہت ہی غنیمت ہے، اور اگر انسان اپنے اندر ہمت محسوس نہ کرے تو اسے اس وقت ضرور آرام کرنا چاہیے تا کہ رات کو نماز تراویح کی تیاری کر سکے۔

اذان مغرب کے قبل افطاری کی تیاری کرے اور اسے اس لحظات میں ایسے کام کرنے چاہئیں جن کا

اسے نفع ہو یا تو قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہے یا دعا کرے یا پھر اپنے اہل وعیال سے مفید بات چیت کرے۔

اس وقت میں سب سے بہتر اور اچھا شغل یہ ہے کہ روزے داروں کی افطاری کے لیے کھانا لا کر یا پھر اسے تقسیم کر کے ان کا تعاون کرے، اس کام کی بہت ہی عظیم لذت ہے جسے صرف وہی شخص پا سکتا ہے جس نے اس کا تجربہ کیا ہو۔

وقت افطار

☆ افطار سے قبل گھر کی طرف واپسی کی جلدی میں ٹریفک بے ہنگم ہو جاتی ہے کیونکہ ہر ایک فرد دوسروں سے قبل گھر جانے کی کوشش میں ہوتا ہے۔ سب کی خواہش ہوتی ہے کہ روزہ گھر میں افطار کیا جائے۔ کیا آپ کی اس جلدی کی وجہ سے اگر کسی کو تکلیف پہنچے تو آپ کو روزے کا ثواب ملے گا؟

☆ اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنے پاس چند کھجوریں اور پانی رکھ لیں۔ اور راستے میں ہی افطار کا وقت ہو جائے تو روزہ افطار کر لیں۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ دوسروں کو بھی روزہ افطار کروائیں۔ آپ کا چھوٹا سا ایثار کا عمل آپ کے لیے بے انتہا اجر کا باعث ہوگا۔

نماز مغرب

پھر افطاری کے بعد با جماعت نماز مغرب کی ادائیگی کے لیے مسجد کا رخ کرے، اور نماز ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد گھر واپس آئے اور جو کچھ میسر ہو کھائے پیئے لیکن زیادہ نہیں کھانا چاہیے، پھر اسے اس بات کی حرص رکھنی چاہیے کہ وہ عشاء سے قبل باقی ماندہ وقت کو اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے مفید بنانے کے لیے کوئی قرآنی قصہ یا پھر احکام کی کتاب پڑھے، یا کوئی مباح اور اچھی قسم کی بات چیت میں مصروف رہے۔

نماز عشاء و نماز تراویح

اس کے بعد نماز عشاء ادا کر و اور عشاء کی دو رکعت سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد امام کے پیچھے خشوع وخضوع کے ساتھ نماز تراویح ادا کرے، اور امام سے پہلے نہیں جانا چاہیے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''جو بھی امام کے ساتھ اس کے جانے تک قیام کرتا ہے اس کیلیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔''

مناسب سا پروگرام

نمازِ تراویح ادا کرنے کے بعد آپ اپنے لیے کوئی مناسب سا پروگرام تیار کریں جو آپ کی شخصیت اور حالات کے مناسب ہو اور شریعت کے مطابق ہو۔ مثلاً: آپ اپنے اہل و عیال کے لیے کوئی خاص پروگرام تیار کریں، یا پھر سیر و تفریح کے لیے انہیں مباح اور جائز جگہوں پر لے جائیں، یا انہیں غلط اور بُرے دوستوں سے بچا کر ان کے لیے بہتر اور اچھا ماحول تلاش کریں، اور افضل کام میں مشغول رہیں، آپ یہ بھی کوشش کریں کہ جلد سنت کے مطابق سوئیں، اور اگر آپ سونے سے قبل قرآن مجید کی تلاوت اور سونے کے مسنون اذکار کر لیں یا پھر کوئی اچھی سی کتاب پڑھ لیں تو یہ بہت بہتر ہے۔

رات کے آخری حصہ میں دعا اور توبہ و استغفار

پھر سحری سے قبل اٹھیں اور اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے دعا اور توبہ و استغفار کریں کیونکہ یہ رات کا آخری حصہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر آتا ہے اور توبہ و استغفار کرنے والوں کی دعا اور توبہ قبول کرتا ہے، اس لیے آپ ان قیمتی لمحات کو ضائع نہ کریں۔

رمضان میں جمعہ کا دن

پورے ہفتے میں جمعہ والا دن سب سے افضل ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اس دن بھی عبادت اور اطاعت کے لیے کوئی خاص پروگرام ترتیب دیا جائے۔ مثلاً:

- ......نمازِ فجر میں سورہ سجدہ اور سورہ الدھر کی تلاوت کریں۔
- ......نمازِ فجر کے بعد صبح کے مسنون اذکار کریں پھر سورہ کہف پڑھیں۔
- ......کثرت سے درود شریف، استغفار، دعا اور تلاوتِ قرآنِ مجید کریں۔
- ......مسواک یا برش کریں۔
- ......غسلِ مستحب کریں۔
- ......اچھے کپڑے پہنیں۔
- ......خوشبو لگائیں۔

❀......نماز جمعہ کے لیے مسجد میں ہو سکے تو پیدل اور جلدی جائیں۔
❀......مسجد میں کثرت سے نوافل ادا کریں اور تسبیحات پڑھیں۔
❀......خطیب کے پاس بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنیں۔
❀......نمازِ جمعہ کے بعد سنتیں ادا کریں۔
❀......ضرورت محسوس کریں تو قیلولہ (آرام) کرلیں۔
❀......نماز عصر سے پہلے چار رکعات نوافل ادا کرلیں۔
❀......ممکن ہو تو نماز عصر کے بعد شام تک قرآنِ مجید کی تلاوت اور دعا میں مشغول رہیں کیونکہ یہ ایسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

فائدہ

آپ اس دن اپنے وہ اعمال پورے کرلیں جو پورے ہفتہ میں نہیں ہو سکے، مثلاً سات دنوں میں آپ نے جو قرآنِ مجید کی تلاوت نہیں کی وہ کرلیں، اسی طرح قرآنِ مجید کا ترجمہ یا کوئی سیرت وحدیث کی کتاب مکمل کرلیں، یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر، صدقات وخیرات اور صلہ رحمی کا کام کرلیں، یا اس طرح کے اور دوسرے اعمال صالحہ بجالائے جائیں۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا چاہیے۔اس لیے جو اس میں اعتکاف کرسکتا ہے اس کے لیے یہ بہت ہی عظیم نعمت ہے۔اور جو اعتکاف نہیں کرسکتا اسے چاہیے کہ وہ آخری عشرہ میں جتنے دن یا راتیں بھی اعتکاف کرسکتا ہے اتنا ہی اعتکاف کرلے۔

لیلۃ القدر پانے کی فکر

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں لیلۃ القدر پانے کی فکر کرو کیونکہ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔

لیلۃ القدر کی دعا

((اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي))

"اے اللہ! یقیناً تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے بھی معاف فرما۔"

(سنن ابن ماجہ:3850)

فطرانہ

اس عشرے کی ایک خصوصی عبادت صدقہ فطر بھی ہے جو مسلمان مرد و عورت، آزاد و غلام سب پر فرض ہے۔

روزہ دار سے جو لغویات اور فضول حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔ فطرانہ ان سے روزوں کی تطہیر کرتا ہے اور مساکین کی خوراک کا ذریعہ ہے، جو شخص نماز عید سے پہلے ادا کردے اس کی طرف سے یہ قبول کرلیا جاتا ہے۔

شب بیداری

رمضان کا آخری عشرہ مکمل، خود اور اپنے اہل و عیال کو بیدار کرکے گذاریں۔

جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ عبادت کے لیے اپنی کمر کس لیتے، شب بیداری کرتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بیدار رکھتے۔

(صحیح البخاری: 2024)

تنبیہات

❁ اُوپر بیان کیا گیا ایک چیدہ سا خاکہ ہے، جو ہر فرد کے لیے مناسب ہے اور وہ اس میں اپنے حالات کے مطابق کمی و بیشی کرسکتا ہے۔

❁ اس خاکے میں اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ وہی چیز بیان کی جائے جو سنت نبویہ ﷺ میں ثابت ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ اس میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے وہ سب فرض ہے۔

اللہ تعالی کے پسندیدہ اعمال

آپ یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالی کو سب سے پسندوہ اعمال ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں چاہے وہ کم ہی ہوں، اس لیے آپ اس بات کی کوشش کریں کہ جو اس مہینہ میں کام کیے جاتے ہیں وہ ہمیشہ کیے جائیں۔

اپنے اوقات کو منظّم کریں

مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بابرکت مہینہ میں اپنے اوقات کو منظّم کرے تاکہ اس سے خیر وبھلائی کے قیمتی لمحات ضائع نہ ہوں۔ مثلاً: انسان کو یہ حرص رکھنی چاہیے کہ وہ خاندانی ملاقاتوں اور زیارت کو منظّم کرے اور اپنے گھر کی اشیاء رمضان کے شروع ہونے سے قبل ہی خرید لے، اور اسی طرح روزانہ خریدی جانی والی اشیاء بھی اس وقت خریدے جب بازار میں رش نہ ہو۔

تعلُّق باللہ کا عزم مصمم

آپ رمضان المبارک کے شروع سے ہی تعلُّق باللہ کا عزم کرلیں کہ نماز کے اوقات میں مسجد جلدی جائیں گے، اور زیادہ سے زیادہ قرآن مجید ختم کریں گے، اور اسی طرح قیام اللیل بھی اس مہینہ میں مستقل طور پر کریں گے، اور جو کچھ میسر ہوسکے اللہ تعالی کے راستے میں مال بھی خرچ کریں گے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اعمال صالحہ کرنے کی توفیق دے اور ہم سے ہونے والے نیک اعمال کو قبول فرمائے اور ہماری کمی وکوتاہی معاف فرمائے۔

ہم رمضان میں خسارہ کیوں اُٹھاتے ہیں؟

- ہم رمضان کی قدر کیوں نہیں کرتے؟
- ہم رمضان کے قیمتی لمحات کیوں ضائع کرتے ہیں؟
- ہم رمضان کے خزانوں کو کیوں نہیں سمیٹتے؟
- رمضان ہم میں تبدیلی کیوں نہیں لاتا؟

ان تمام مسائل کی چند ایک وجوہات ہیں۔

قرآن وسنت سے دوری

قرآن وسنت، علماء کرام اور دینی پروگرامز سے دوری اختیار کرنے کا وبال ہے کہ آج دلوں پر غفلت کا ڈیرہ ہے، عبادات کی ادائیگی کا رجحان مفقود ہوتا جارہا ہے، گناہوں کی بہتات ہے، ان نازک حالات میں ہماری رمضان اور غیر رمضان کی عبادات کے ضائع ہونے اور آخرت کے برباد ہونے کا قوی

اندیشہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَه مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُه يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾ [سورہ طه:124]

''اور جو میرے ''ذکر'' (درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے۔''

رمضان کے احکام ومسائل اور فضائل سے ناواقفیت

نیو مسلم، عوام اور ہمارا ڈگری ہولڈر طبقہ رمضان کے احکام ومسائل (مفسدات صیام اور مکروہات صیام) اور فضائل سے ناواقف ہونے کی بنا پر رمضان کی قدر نہیں کر پاتے اور رمضان کے لیل ونہار کو عام دِنوں اور راتوں کی طرح گذار دیتے ہیں۔ اسی لیے رمضان اُن کی زندگی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں لاتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ رمضان کے احکام ومسائل اور فضائل سے آگاہی حاصل کی جائے تاکہ ہم سب مسلمان رمضان کی خیر وبرکات قُربِ الٰہی اور خزانوں کو حاصل کر سکیں۔

انتظامیہ مساجد

❁ رمضان میں خسارہ اُٹھانے کی وجوہات میں سے ایک انتظامیہ مسجد ہے جو امور مسجد (مسجد کا معاشرے میں کیا کردار ہے) سے غافل ہیں۔ کتنی ایسی مساجد دیکھنے کو ملتی ہیں جنکی انتظامیہ علمی اور انتظامی اعتبار سے جاہل، غافل، لاپرواہ اور بدمحنت ہوتی ہے۔

❁ بعض انتظامیہ باصلاحیت محنتی ہونے کے باوجود اپنی سوچ فقط فرض نمازوں، جمعہ اور ناظرہ وحفظ کلاس تک محدود رکھتی ہیں۔ مزید آگے بڑنے کا جذبہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ وہاں، فہمِ دین کورسز، ترجمہ قرآن کلاسز، ہفتہ یاماہانہ واردروس، تربیت اولاد و رکشاپس، بچوں کا بزمِ ادب اوردینِ اسلام کوئز پروگرام وغیرہ کا کوئی رجحان نہیں ہوتا۔

❁ بعض انتظامیہ مسجد متحرک اور مشنری ہوتی ہے لیکن وہاں کا صاحب ثروت اور طاقتور طبقہ مساجد کے معاملات کو احسن طریقے سے چلانے میں رکاوٹ ہوتا ہے۔

❁ بعض انتظامیہ بادشاہی (اجارہ داری) سسٹم کے تحت چل رہی ہوتی ہیں۔انکو اس بات سے کوئی غرض نہیں نمازی حضرات کے مسائل ومطالبات کیا ہیں،اس لیے ایسی مساجد میں نہ کوئی تجوید وقراءات سے پڑھنے والا قاری اور نہ ہی معاشرتی مسائل کو ملحوظ رکھ کر خطابت کرنے والا خطیب ہوتا ہے جس کی بنا پر جہالت عوام کی تقدیر بن جاتی ہے۔

بُری خواہشات کی اتباع

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى﴾۔[سورہ النازعات 40-41]

''اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھا تھا۔پھر یقیناً جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔''

''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا،اور نفس کو خواہشات سے روکا تو بیشک جنت ہی اسکا ٹھکانہ ہوگی۔''

یقیناً شہوات اور خواہشات کا فتنہ دِین کو ضائع اور اعلیٰ اقدار واخلاق کو تباہ کرنے،اسی طرح جرائم،بے حیائی وفحاشی اور لوگوں میں عداوت پھیلانے کے بھی بڑے اسباب میں سے ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روزہ دراصل نفس کو خواہشات سے روکتا ہے۔اور مانوس مادی چیزوں کی محبت کو کم کرتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روزہ کی مشروعیت نفسانی خواہشات کو توڑنے کے لیے ہے۔

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روزہ دار سب سے بڑی خواہشات نفس (کھانے،پینے اور جماع جیسی لذتوں) کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

❀ زندگی کی لمبی اُمیدوں

زندگی کی لمبی اُمیدوں میں بُرائی پر ہمیشگی اور نیکی میں تاخیر کرنا،کتنے ہی فاسق وفاجر ایسے ہیں جو لمبی اُمیدوں میں گم نیک اعمال سے دور بیٹھے بغیر توبہ کے مر جاتے ہیں

❀ بُری صحبت

﴿يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾ [سورہ فرقان:28]

''ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔''

﴿اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾[سورہ زخرف:67]

''وہ دن جب آئے گا تو متقین کے علاوہ باقی سب دوست ایک دوسرے کے دُشمن ہو جائیں گے۔''

بُری صحبت انسان کو زندگی کے ایسے موڑ پر لے جاتی ہے، جہاں سے بسا اوقات واپسی انتہائی مشکل ہو جاتی ہے، جس کی بنا پر آدمی خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے تم میں ہر ایک دیکھے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔ (ترمذی) دوسری جگہ فرمایا: مومن کو ہی دوست بناؤ۔ (ترمذی)

❀ کثرت سے سونا

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کثرت سے سونا دل کو مردہ، جسم کو بوجھل، وقت کو ضائع اور انسان کو سستی وکاہلی کا شکار بنا دیتا ہے۔ جو دن کو سوتا ہے وہ روزے کا حق ادا نہیں کرتا اور جو رات کو سوتا ہے وہ قیام اللیل کا حق ادا نہیں کرتا۔

بعض لوگ بھوک اور پیاس کی شدت میں تکلیف برداشت کرنے کی بجائے دِن میں چار پانچ گھنٹے سو جاتے ہیں ایسا عمل ایک با مقصد انسان کے لیے انتہائی نقصان دہ چیز ہے۔

فضول جاگنا

بعض لوگ بلاوجہ ساری رات جاگتے ہیں اور فجر سے پہلے یا بعد میں سو جاتے ہیں، حالانکہ یہی وقت نزولِ رحمت کا ہے، ایسے لوگ دراصل رمضان مبارک کی ناقدری کرنے والے ہیں۔

رمضان اور کاروبار

جیسے ہی رمضان کی آمد ہوتی ہے تو کاروبار کرنے والے حضرات اپنے بزنس میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بازار لوگوں سے بھر جاتے ہیں خصوصاً عصر کے وقت سے لیکر رات گئے تک خرید وفروخت میں ہی وقت ضائع ہو جاتا ہے دیکھنے میں یہ چیز بھی آتی ہے کہ اکثر لوگوں کی نماز عصر، مغرب اور عشاء جماعت

سے رہ جاتی ہے بسا اوقات نماز پڑھنا ہی مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ رمضان کا یہ وقت انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔

سحری وافطاری کی تیاری میں وقت کا ضیاع

اکثر خواتین رمضان مبارک کے قیمتی لمحات سحری وافطاری کی تیاری میں ضائع کر دیتی ہیں یعنی مختلف رنگ برنگے مزیدار کھانے بنانے کے لیے آدھا وقت نیٹ سے ریسپی نوٹ کرنے اور آدھا وقت پکانے میں خرچ کر دیتی ہیں اور باقی وقت کھانے کی تعریفات سننے اور سنانے میں صرف کر دیتی ہیں، گو کہ خواتین کا عصر سے لیکر مغرب کے بعد تک کا قیمتی وقت کھانے پینے کی نظر ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے بعض گھرانوں کو بھوک، پیاس اور غرباء ومساکین کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ وہ لوگ رمضان میں تو زیادہ باذوق طریقوں سے کھانے بنا اور کھا رہے ہوتے ہیں۔

رمضان شو پروگرام

ٹی وی چینلوں پر رمضان شریف کے نام پر کمرشل شو ہو رہے ہیں جن میں روزے کی روح (تقویٰ اور پرہیزگاری) نظر نہیں آتی۔ روزہ صرف پیٹ کا نہیں آنکھ، کان اور زبان کا بھی ہوتا ہے مگر ہم روزہ رکھ کر بھی نامناسب اور غیر شرعی ٹی وی شو بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔

عشرہ آخیرہ کے پروگرام

- کچھ مساجد کی پروگرام کے حوالے سے جو صورتِ حال ہے وہ بہت ہی بہتر ہے کہ اُن میں پُرنم اور دِل سُوز قیام اللیل کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں للّٰہیت اور خشیت الٰہی کا ایک خاص ماحول ہوتا ہے اور لوگ ذوق شوق سے ایسی مساجد کی طرف رُخ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔
- لیکن اکثر مساجد میں لیلۃ القدر کے ایسے پروگرام کرائے جاتے ہیں، جس میں شب بیداری، تفریح وتھکان کے سواء کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہنسی مزاح اور اختلافی مسائل پر نعرے بازی ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ تزکیہ نفس وتربیت اور توبہ واستغفار کا کوئی خاصہ ماحول نظر نہیں آتا۔

تنبیہ

خدارا طاق راتوں کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتے ہوئے ایسے پروگرام کا انعقاد کروائیں جس میں تعلّق

باللہ اور خشیت الٰہی کا مکمل ماحول ہو اور لوگ کچھ سیکھ کر تزکیہ نفس و تربیت اور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے ہوئے گھروں کو لوٹیں۔

تنبیہ ثانی

بعض لوگ تو وہ ہیں جو طاق راتوں میں خیر کثیر کو حاصل کرنے کی بجائے اُلٹا بے حیائی، فحاشی اور دیگر بُرے کاموں میں وقت ضائع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مُول لے رہے ہوتے ہیں یہی لوگ زمانے کے بدنصیب اور خیر کثیر سے محروم رہنے والے ہیں۔

رمضان اور عید کی خرید و فروخت

رمضان المبارک عبادات و برکات کا مہینہ ہے، جس میں ربِ کائنات کی جانب سے خصوصی نوازشوں کا نزول جاری ہوتا ہے، اس لیے ماہِ صیام میں ہر روزے دار کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت عبادات و نیکیاں کمانے اور توبہ واستغفار میں گذارے افسوس کہ! دوسری جانب اشیاءفروخت کرنے والے بعض افراد ہر جائز و ناجائز طریقوں سے مال کمانے میں رمضان کے قیمتی لمحات ضائع کرتے ہیں تو کچھ افراد پورا مہینہ
سحری وافطاری، طاق راتوں اور عید کی خریداری میں فضول وقت لگاتے ہوئے رمضان کے خزانوں کو نہیں سمیٹتے۔

چاندرات

چاندرات کی آمد پر دنیا بھر میں عید کی تیاریاں عروج پر پہنچ جاتی ہیں، گلی محلوں، گھروں اور بازاروں میں ہر طرف جشن، میوزک اور گانوں کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ چھوٹے بڑے شہروں کی مارکیٹوں میں بے پردہ خواتین، لڑکیاں، لڑکے اور بچوں کی تعداد اُمڈ آتی ہے۔ مرد و زن کا اختلاط، آپس میں مصافحے، غیر شرعی میسجز اور غیر محرم مردوں کے ہاتھوں چوڑیاں اور مہندی لگوانا، اسی طرح عید کی خوشی میں ناچ گانا وغیرہ کرنا۔ کیا یہ سب کچھ دیکھ کر ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ رمضان المبارک میں قید شیطان ان چند لوگوں کو آلہ کار بنا کر اپنی آزادی کا جشن منا رہے ہیں۔

سوچیے !

مہینہ بھر کی گئی ٹریننگ اور تربیت کو ایک چاند رات میں کون بدنصیب ضائع کرتا ہے؟
کون بدنصیب ہے جو اپنے ہاتھوں سے باغ کو پھل دار بنائے اور پھر پھل کھائے بغیر خود ہی اسے جلا کر تباہ کردے؟

رمضان المبارک میں کیے گئے نیک اعمال کی قبولیت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بندے کو رمضان المبارک کے بعد میں بھی نیک اعمال کی توفیق حاصل رہتی ہے۔ کیا آپ بھی ایسے خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنکو چاند رات جیسی کئی راتیں بھی ایمان کو تباہ نہیں کرتیں؟

محاسبہ نفس سے غفلت

ارشاد باری تعالیٰ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ ۔[سورہ حشر:18]
''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کیا سامان تیار کیا ہے۔''

کیا ہمارا روزہ ایسا ہے؟

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مومن ہمیشہ اپنے نفس کو عدالتِ احتساب میں پیش کرتا ہے، اور خود سے سوال کرتا ہے کہ یہ کام تو کیوں کر رہا ہے۔ ہمیں ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے کہ ہمارے نامہ اعمال میں آج کتنی نیکیاں اور کتنی بُرائیاں لکھی گئیں؟ کیا ہم روزہ رکھنے کے ساتھ نماز تراویح اور تلاوت قرآن کا اہتمام کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا کل کلاں ہمیں شرمندگی تو نہیں اُٹھانی پڑے گی؟ کیا آج ہماری نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوئیں یا نہیں؟ کیا ہم نے اپنے، اہل وعیال دوست احباب، کیا رمضان نے ہم میں نیکی وتقوی کا ماحول پیدا کیا ہے یا نہیں؟ کیا ہمارے اخلاق بہتر ہوئے یا نہیں؟ کیا ہم نے یتیموں، بیواؤں اور حاجت مندوں اور پڑوسیوں کی مدد کی یا نہیں؟ کیا ہماری پانچ سوالوں کی تیاری ہے یا نہیں ۱۔ زندگی کہاں گذاری ۲۔ جوانی کہاں لگائی؟ ۳۔ مال حلال کمایا یا حرام؟ ۴۔ مال جائز طریقے سے استعمال کیا یا ناجائز طریقے سے؟ ۵۔ اپنے علم کے مطابق عمل کیا یا نہیں؟ (ترمذی) کیا آپ نے والدین سے حسن سلوک اور مسلمانوں سے صلہ رحمی کا معاملہ کیا؟ ☆ کیا آپ نے فرضی

(زکوۃ) اور نفلی صدقہ کیا؟ کیا آپ نے امر بامعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کیا؟ کیا آپ نے کسی مریض کی عیادت کی؟ کیا آپ نے تمام نمازیں باجماعت ادا کیں اور پہلی صف پر کھڑا ہونے کی کوشش کی؟ کیا آپ نے تدبر کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی؟ کیا آپ نے صبح وشام اور تمام نمازوں کے بعد اذکار کی حفاظت کی؟ کیا آپ نے رات کو سونے سے قبل اپنے نفس کا محاسبہ اور تمام مسلمانوں کو معاف کیا؟ کیا آپ نے زبان کو حرام امور خصوصاً غیبت سے روکا؟ اپنی آنکھ اور اپنے کان کو حرام امور کے دیکھنے یا سننے سے بچایا؟

رمضان میں ہونے والی خطائیں

1...... گذشتہ گناہوں کی توبہ کر کے اطاعت اور عبادت نہ کرنا۔

2...... رمضان کے فضائل ومسائل سے جاہل رہنا۔

3...... زبان سے روزے کی نیت کرنا۔

4...... روزہ عادت کے طور پر رکھنا نہ کہ عبادت کی غرض سے۔

5...... جان بوجھ کر عذر کے بغیر روزہ چھوڑنا۔

6...... سحری وافطاری میں کھانے اور مشروبات کا ضیاع کرنا۔

7...... سحری جلدی اور افطاری تاخیر سے کرنا۔

8...... نیند کے سبب سحری اور نمازِ فجر ترک کرنا۔

9...... اذانِ فجر کے بعد کھانا اور اس کی عادت بنالینا۔

10...... نماز باجماعت سے سستی کرنا خصوصاً نماز مغرب سے۔

11...... آنکھ، کان اور زبان کی حفاظت نہ کرنا۔

12...... دِن کا اکثر حصہ سو کر گذار دینا۔

13...... نمازِ تراویح میں سستی کرنا اور مکمل ادا نہ کرنا۔

14...... نمازِ تراویح میں اُونچی آواز سے رونا۔

15...... نمازِ تراویح میں بلاضرورت قرآن مجید دیکھ کر سننا۔

16......بدبودار لباس واشیاء (سگریٹ، پیاز وغیرہ) کے سبب نمازیوں اور روزے داروں کو تکلیف دینا۔

17......رمضان میں زیادہ سے زیادہ قرآن نہ پڑھنا اور صدقہ نہ کرنا۔

18......روزے داروں کی افطاری نہ کروانا۔

19......سنن، نوافل، دعا اور ذکر واذکار کا اہتمام نہ کرنا۔

20......زیب وزینت، خوشبو، بغیر محرم اور غیر شرعی لباس کے ساتھ عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا۔

21...... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو ترک کر دینا۔

22......افطاری کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنا خصوصاً دعوتِ افطار کے موقع پر۔

23......ملازم روزے داروں کو کاموں میں سہولت اور رخصت نہ دینا۔

24......رمضان میں توبہ واستغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بخشش نہ کروانا۔

رمضان مبارک میں تربیت کا نبوی اسلوب

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی ﷺ دین اسلام کے سب سے بڑے داعی اور مربی ہیں۔ آپ ﷺ نے عالم جاہل، امیر غریب، عربی عجمی، سفید سیاہ، چھوٹے بڑے، آسائش اور تکلیف پسند، شریف رذیل ہر قسم کے لوگوں کی طبیعت اور مرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعوت کے اسلوب اختیار کیے یعنی مخاطبینِ دعوت میں جو بیماری پائی جاتی ہے پہلے اس کی تشخیص کرتے پھر اس کا علاج کرتے۔ چند ایک تربیت کے نبوی اسلوب ذکر کیے جا رہے ہیں۔

اولاً: شوق کے اسلوب سے تربیت

نبی مہربان ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شوق دلا کر روزے رکھنے اور نیک اعمال کرنے پر ترغیب دیا کرتے تھے۔

پہلی مثال: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے جنت میں ایک باب الریان ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

دوسری مثال: اسی طرح آپ ﷺ فرماتے تھے: جب رمضان آجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول

دیے جاتے ہیں۔(متفق علیہ)ان مثالوں میں جنت کا شوق دلایا گیا ہے۔

ثانیاً: ترغیب کے اسلوب سے تربیت

ترغیب سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی رحمت اور آخرت میں اس کے ثواب، جزاء کی یاددلائی جائے۔

نبی ﷺ ترغیب کے اسلوب سے بھی دعوت دیا کرتے تھے۔کیونکہ انسانی طبیعت کسی کام کی جزاء کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہے، جیسے کہا جائے کہ جو یہ کام کرے گا اس کو یہ انعام ملے گا۔

پہلی نبوی مثال: روزے دار اور قیام کرنے والے کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(متفق علیہ)

دوسری نبوی مثال: اللہ تعالیٰ رمضان کے ہر دِن اور رات جہنم سے آزادی دیتے ہیں۔

تیسری نبوی مثال: روزے دار کی افطاری کرانے والے کو بھی روزے دار جتنا ثواب ملے گا۔(ترمذی)

جب بھی کوئی مسلم اس طرح کی مثالیں سنتا یا پڑھتا ہے تو اس کے نفس میں ایسے کام کرنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔

ثالثاً: ترھیب کے اسلوب سے تربیت

ترھیب سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی طرف سے اُخروی عذاب کا، اس کی رحمت اور آخرت میں اس کے ثواب، جزا کی یاددلائی جائے۔

بعض لوگ ترغیب کی نسبت ترھیب (جہنم اور مختلف سزاؤں کے خوف) سے زیادہ تاثیر لیتے ہیں۔خصوصاً ایسے لوگوں کے لیے نبی ﷺ ترھیب کا اسلوب اختیار کیا کرتے تھے۔

پہلی نبوی مثال: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کی زندگی میں رمضان آئے اور گذر جائے اور اس کے گناہ معاف نہ کیے گئے ہوں۔(ترمذی)

دوسری نبوی مثال: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جو شخص جھوٹی گوائی، جھوٹ پر عمل اور جہالت نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔(بخاری)

تیسری نبوی مثال: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنہیں بھوک اور

پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ (احمد)

رابعاً: ذاتی کردار کے ذریعہ تربیت:

نبی مہربان ﷺ تمام مسلمانوں کے لیے ہر معاملے میں اسوہ حسنہ ہیں، اس لیے نبی ﷺ نے بذاتِ خود رمضان کے اعمال کر کے امت مسلمہ کو درس دیا ہے کہ وہ بھی ایسے ہی اعمال کریں۔

پہلی نبوی مثال: حضور نبی اکرم ﷺ دیگر مہینوں کے مقابلے میں رمضان المبارک میں عبادتوں کا اہتمام زیادہ فرماتے تھے۔

دوسری نبوی مثال: رمضان میں آپ ﷺ نوافل، ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات کثرت سے کیا کرتے تھے۔

تیسری نبوی مثال: آپ ﷺ رمضان کے ابتدائی دنوں میں کم آرام فرماتے اور اخیر عشرے میں سونا بند کر دیتے۔

چوتھی نبوی مثال: اس ماہ میں آپ ﷺ ہر قیدی کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

پانچویں نبوی مثال: آپ ﷺ جبرئیل امین علیہ السلام کے ساتھ ہر سال ایک بار قرآن کا اعادہ کرتے تھے، حیات طیبہ کے آخری سال دو بار قرآن کا اعادہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

خامساً: تدریج کے اسلوب سے تربیت

نبی ﷺ تدریج کے اصول سے لوگوں کو دعوت دیا کرتے تھے، تاکہ ان میں دین کے متعلق شبہات نفرت اور مایوسی نہ پھیلے۔

افسوس کہ! آج اس اسلوب دعوت کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا بلکہ کوشش ہوتی ہے کہ عوام کو آج ہی صحابی، مومن اور ولی اللہ بنانا ہے۔ یہ مفتی کا ذاتی اسلوب دعوت ہے اور اس اسلوب دعوت کا اکثر نقصان ہی ہوتا یہی وجہ ہے کہ لوگ دین اور دین داروں سے متنفر ہو جاتے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہمارے گھروں میں جو دین موجود ہے وہ ایک دو مہینوں کی نہیں بلکہ سالہا سال کی مسلسل محنتوں کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا ہمیں دعوت کے سلسلہ میں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کو ضرور مدِ نظر رکھنا چاہیے تاکہ بے چارے عوام کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے شعوری محبت ہو۔ معاف کیجئے گا ایسا اسلوب اختیار کرنے میں کوئی قیمت ادا نہیں کرنی پڑتی اور نہ ہی بنانا ممکن ہے، بس اتنا سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جن کی دعوت دینی ہے کم از کم ہم انہی کے

اسلوب دعوت کو ملحوظ رکھ لیں۔

نبوی مثال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں رمضان میں بیوی سے ہم بستری کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ غلام آزاد کر سکتے ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ تو اس نے پھر کہا نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ 60 مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اسکا جواب پھر انکار میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پس وہ بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا یہ لو اور ان کھجوروں کو لوگوں پر صدقہ کر دو۔ تو اس نے کہا اپنے سے زیادہ فقیروں پر صدقہ کروں، اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ کے دانت مبارک نمودار ہوئے اور فرمایا اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔ (متفق علیہ)

سادساً: بات چیت کے اسلوب سے تربیت

نبی ﷺ یہ اسلوب عبادت میں غلو اختیار کرنے والوں کی اصلاح کے لیے کیا کرتے اور انہیں میانہ روی اپنانے کا درس دیا کرتے تھے۔

پہلی نبوی مثال: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ خدا کی قسم زندگی بھر میں دن میں روزے رکھوں گا۔ اور ساری رات عبادت کروں گا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، ہاں میں نے یہ کہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن تیرے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لیے روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر۔ عبادت بھی کر لیکن سوؤ بھی اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کر۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا، میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کر اور دو دن کے لیے روزے چھوڑ دیا کر۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار بھی کر، داؤد علیہ السلام کا روزہ ایسا ہی تھا۔ اور روزہ کا یہ سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے اب بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے لیکن اس مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا

کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔" (صحیح بخاری:1976)

دوسری نبوی مثال: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی صحیح ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ایسا نہ کر، روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر۔ نماز بھی پڑھ اور سوؤ بھی۔ کیوں کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیوں کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا، لیکن میں نے اپنے پر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا: کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ اور اس سے آگے نہ بڑھ، میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بے روزہ رہا کرتے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو کہا کرتے تھے کاش میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔ (صحیح بخاری:1975)

سابعاً: سختی کے اسلوب سے تربیت

نبی ﷺ یہ اُسلوب اُن لوگوں کے لیے استعمال کرتے جو قرآن وسنت کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

نبوی مثال: عام دنوں میں روزوں میں وِصال (مسلسل روزہ) کرنا حرام ہے۔ ابو ہریرہؓ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے وصالِ صوم سے منع فرمایا ہے۔ کسی نے کہا: آپ تو وصال کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یعنی کیا تم میری طرح ہو؟ مجھ کو تو میرا ربّ کھلاتا پلاتا ہے۔ (متفق علیہ)

نبی ﷺ نے سخت اُسلوبی سے سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے قیمتی لمحات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے اور ماہ رمضان کو ضائع ہونے سے بچائے (آمین)

فقط حافظ شفیق الرحمن زاہد

ڈائریکٹر الحکمہ انٹرنیشنل

تاریخ: 5 مئی 2017 بروز جمعۃ المبارک

یہ کورس ان طلباء کے لیے شروع کیا گیا ہے جو کالجز اور یونیورسٹیز میں زیرِ تعلیم ہیں۔
وہ اپنی عصری تعلیم جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمارے ہاں
فری ہاسٹل اور **فری میس**
کی اضافی سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے
دینی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ جاری ہے

خصوصیات

1. دین کی عصری اسلوب میں تعبیر و تشریح
2. مغربی فکر و فلسفہ کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ موازنہ
3. چار سمیسٹر میں کورس کی تکمیل
4. کوالیفائیڈ تجربہ کار سکالرز کی خدمات
5. بہترین اور جدید سہولیات سے مزین ہاسٹل
6. معیاری میس کی بلامعاوضہ فراہمی
7. کمپیوٹر لیب کی سہولت
8. اخلاقی تربیت کا خاص اہتمام

اوقاتِ تعلیم
نمازِ فجر کے بعد 1 گھنٹہ
نمازِ مغرب کے بعد 2 گھنٹے

شرائط

1۔ داخلے کے لیے ایف۔ اے پاس ہونا ضروری ہے۔
2۔ کسی معروف ادارے یا شخصیت کا سرٹیفکیٹ لانا ضروری ہے۔
3۔ والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی کاپی۔
4۔ 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر اور مکمل تعلیمی اسناد کی کاپی
5۔ یومیہ تین گھنٹے دینی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔

شعبہ جات: ❀ ایجوکیشنل سسٹم ❀ تحقیق و تالیف ❀ دعوت و تبلیغ ❀ میڈیا اینڈ ورکشاپس ❀ خدمتِ خلق

مقامی بچوں کے لیے **حفظِ قرآن کلاس** کا آغاز ہو چکا ہے

رابطہ برائے داخلہ: حافظ محمد کوثر زمان ناظم 0301-4843312
حافظ تنویر الاسلام (انچارج ایجوکیشن) 0342-4449009

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرحمٰن زاہد (مدیر ادارہ) D.1-5 ٹاؤن شپ، نزد پائپ سٹاپ، مادرِ ملت روڈ، لاہور 0301 / 0335-5989211

alhikmah.intl@gmail.com Al-hikmah International www.alhikmahinternational.com